روزنامہ الفضل ربوہ
قائمقام ایڈیٹر یوسف سہیل شوق
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ منگل ۵۔ ذوالحجہ ۱۴۱۱ھ ۱۸۔ احسان ۱۳۷۰ہش ۱۸۔ جون ۱۹۹۱ء نمبر ۱۳۷
Digitized by Khilafat Library Rabwah

سختی سے بچے کی تربیت نہیں ہوسکتی

"درحقیقت یہی جب تک رحم کا معاملہ نہ کیا جائے اس وقت تک بچے کی صحیح تعلیم نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ بعض والدین جو جہالت سے حوصلہ چھوڑ بیٹھتے ہیں وہ بچوں سے بجائے رحم کے سختی کا معاملہ شروع کر دیتے ہیں اور سختی کے ساتھ بچے کی تربیت ہو نہیں سکتی اس میں بغاوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس میں سخت ردّ عمل پیدا ہوتے ہیں"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"آنی اور عارضی طور پر ممکن ہے اس سے کسی انسان کو کچھ فائدہ حاصل ہو جائے، لیکن فی الحقیقت کذب کے اختیار کرنے سے انسان کا دل تاریک ہو جاتا ہے اور اندر ہی اندر سے ایک دیمک لگ جاتی ہے۔ ایک جھوٹ کے لئے پھر اسے بہت سے جھوٹ تراشنے پڑتے ہیں، کیونکہ اس جھوٹ کو سچائی کا رنگ دینا ہوتا ہے۔ اسی طرح اندر ہی اندر اس کے اخلاقی اور روحانی قویٰ زائل ہو جاتے ہیں اور پھر اُسے یہاں تک جرأت اور دلیری ہو جاتی ہے کہ خدا تعالیٰ پر بھی افتراء کر لیتا ہے اور خدا تعالیٰ کے مرسلوں اور ماموروں کی تکذیب بھی کر دیتا ہے"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۴۵)

"غرض بدظنی انسان کو تباہ کر دیتی ہے۔ یہاں تک لکھا ہے کہ جس وقت دوزخی لوگ جہنم میں ڈالے جائیں گے، تو اللہ تعالیٰ اُن سے یہی فرمائے گا کہ تم نے اللہ تعالیٰ پر بدظنی کی۔ بعض لوگ اس خیال کے بھی ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ خطا کاروں کو معاف کر دے گا اور نیکو کاروں کو عذاب دے گا۔ ایسا خیال بھی اللہ تعالیٰ پر بدظنی ہے۔ اس لئے کہ اُس کی صفتِ عدل کے سراسر خلاف ہے۔ گویا نیکی اور اس کے نتائج کو جو قرآن شریف میں اس نے مقرر فرمائے ہیں، بالکل ضائع کر دینا اور بے سُود ٹھہرانا ہے۔ پس خُوب یاد رکھو کہ بدظنی کا انجام جہنم ہے۔ اس کو معمولی مرض نہ سمجھو۔ بدظنی سے نااُمیدی اور نااُمیدی سے جرائم اور جرائم سے جہنم ملتا ہے۔ بدظنی صدق کی جڑ کاٹنے والی چیز ہے۔ اس لئے تم اس سے بچو اور صدیق کے کمالات حاصل کرنے کے لئے دُعائیں کرو"

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ ۲۴۷)

مرکزِ سلسلہ میں قربانی دینے کے خواہشمند متوجہ ہوں

جو احباب نظام سلسلہ کے تحت مرکز میں قربانی دینا چاہتے ہوں وہ اپنی رقوم دارالضیافت ربوہ میں ارسال فرمائیں۔ گائے کی قربانی کے لئے آٹھ سو روپے اور بکرے کے لئے پندرہ سو روپے نرخ مقرر ہیں۔

(نائب ناظر ضیافت دارالضیافت ربوہ)

درخواست دُعا

اسیرانِ راہِ مولیٰ ساہیوال، سکھر، چک سکندر اور فیصل آباد عرصہ دراز سے محض للہ قید و بند کی صعوبتوں میں مبتلا ہیں۔ نیز اُن کے جملہ لواحقین محض اس وجہ سے پریشانیوں اور مشکلات میں ہیں۔

احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ ان اسیر بھائیوں کو اپنی خصوصی دُعاؤں میں یاد رکھیں اور اسیران کے جملہ عزیزان کے لئے بھی، دُعا فرمائیں کہ انہیں ان ابتلاء اور پریشانیوں سے جلد نجات دے۔

نفرت کبھی کامیاب نہیں ہوتی

حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

"یہ جاہلانہ جذباتی باتیں ہیں کہ انگریز سے نفرت کرو۔ امریکہ سے نفرت کرو۔ یہ بیں دی پاگلوں والی باتیں۔ دنیا میں نفرت کبھی کامیاب ہو ہی نہیں سکی۔ اعلیٰ اقدار کامیاب ہوتی ہیں۔ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی سیرت کامیاب ہوا کرتی ہے اور وہ خلق عظیم کی سیرت ہے۔۔۔ اگر اس سیرت کو اپنالیں تو سب دنیا کے لئے ایک عظیم الشان نمونہ بنے گا اور وہ ایک ایسی سیرت ہے جو مغلوب ہونے کے لئے پیدا نہیں کی گئی۔ کوئی دنیا کی طاقت سیرتِ محمدیؐ پر غالب نہیں آ سکتی"

اپنی زندگی کا ہر لمحہ نگران رہو کہ کسی وقت بھی باغیانہ حالت پیدا نہ ہو

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"ایک شخص آدمی عام حالت میں بغیر کسی ہیجان کے بیٹھا ہوا ہے اس کی کئی قسم کی خبریں مل سکتی ہیں۔ کئی قسم کے معاملات اس سے ہو سکتے ہیں ایک آدمی بلاوجہ اس کو غصہ دلا سکتا ہے اس کے مزاج کے خلاف بات کر کے اور بلاوجہ چڑا کر یا ایک ایسی خبر دے کہ جس سے اس کا نقصان ہوتا ہو اور بدتمیزی کے انداز میں دل دکھانے کی خاطر اس کو اگر کوئی بری خبر دے تو عام ایسی خبر کے نتیجے میں جو اثر ہے اس سے کہیں زیادہ شدت کا ردِ عمل پیدا ہوتا ہے۔ اور وہ جو ردِ عمل ہے اس میں اکثر انسانوں کو خیال نہیں ہوتا کہ اس ردِ عمل کو متوازن رکھیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۸؍ احسان ۱۳۷۰ ہش — ۱۸۔ جون ۱۹۹۱ء

انبیاء کی دُعائیں

سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب امام جماعت (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آجکل خطبات کا جو سلسلہ جاری کئے ہوئے ہیں ان میں اللہ تعالیٰ کے ان پاکیزہ بندوں کی دعاؤں کا ذکر ہے جو ایسی خوبی اور شان سے مانگی گئیں کہ مانگتے ہی اللہ تعالیٰ کے حضور قبولیت کا درجہ پاگئیں۔ یہ انبیاء کی وہ دعائیں ہیں جو قرآن کریم میں مذکور ہیں۔ ان دعاؤں میں دعا مانگنے کے وہ تمام آداب مذکور ہیں جن کو اختیار کرنے سے دعائیں قبولیت کا مرتبہ پا جاتی ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دعاؤں کا ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ انعام یافتہ لوگوں کی دعائیں ہیں اور اگر خدا تعالیٰ کے انعامات پانے والے بننا ہیں تو انعام پا جانے والے بندوں کی دعائیں مانگنا ہوں گی۔ قرآن کریم میں مذکور یہ دعائیں قرآن کریم کی تلاوت کرنے والوں کو اگرچہ پہلے ہی معلوم تھیں لیکن سیدی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جس خوبی اور لطف سے ان دعاؤں کا پسِ منظر بیان فرمایا ہے اور ان دعاؤں کے مخفی اسرار کھول کھول کر سامنے رکھے ہیں اس نے گویا دن چڑھا دیا ہے پہلے ہم جو دعائیں مانگا کرتے تھے اب وہی دعائیں جب لبوں پر آتی ہیں تو ان کی لذت اور تاثیر کئی گنا بڑھی ہوئی محسوس ہوتی ہے اور اس دُعا کو پڑھتے ہوئے اور ربِ کریم کی بارگاہ میں پیش کرتے ہوتے یوں محسوس ہوتا ہے کہ جیسے دل بھی ساتھ ہی بہہ کر آستانۂ الوہیت پر گر رہا ہے۔

احباب جماعت سے ہم یہ گذارش کرتے ہیں کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ان روح پرور اور دلنشیں مطالب کے حامل خطبات کو توجہ سے پڑھیں اور دوستوں میں اس کے مطالعے کی تحریک کریں ان خطبات کا پڑھنا اور ان سے فائدہ اٹھانا اس اعلیٰ مقصد کے حصول کے لئے بہت ممد و معاون ثابت ہوگا جو انسان کی پیدائش کا مقصد ہے۔ یعنی عبادت میں لذت حاصل کرنے اور دعاؤں کے مانگنے میں مداومت اختیار کرنے کیلئے یہ خطبات بہت ہی کارآمد ثابت ہو رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کے انبیاء کا صحیح مقام و مرتبہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ سے ان کے تعلق کے کیا انداز تھے اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق قائم کرنے میں کیا کیا نزاکتیں اور لطافتیں ہیں۔ مولا کی محبت حاصل کرنے میں کس کس طرح انسان کو اپنے پیارے کے حضور بچھ جانا ہوتا ہے اور مولا کی محبت کے کیسے کیسے حسین جلوے اور مظاہرے دعاؤں کے نتیجے میں سامنے آتے ہیں۔ یہ ساری باتیں بڑے ہی دلکش انداز میں ان خطبات کے ذریعے ایک نئے انداز سے سامنے آ رہی ہیں۔ یقیناً سیدی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے یہ خطبات غیر معمولی لطف اور اہمیت کے حامل ہیں۔ یقیناً ان سے احباب کرام بھرپور استفادہ فرمائیں گے۔

رات دن ان کا خیال ان کی ہی باتیں ہیں نسیم
اپنی خاطر نہ مرے دن ہیں نہ راتیں ہیں نسیم
زندگی کا یہ سفر سہل ہوا تو مجھے کیا
مجھ کو کیا راہ میں گر موت کی گھاتیں ہیں نسیم

——— ابوالاقبال

فارسی منظوم کلام سیّدنا حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیّہ

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند

(اے بے خبر قرآن کی خدمت پر کمر بستہ ہوجا)

جانم کباب شد زغمِ ایں کتاب پاک — چنداں بسوختم کہ خود امیدِ جاں نماند
اس کتاب کے غم میں میری جان کباب ہوگئی اور میں اس قدر جل گیا ہوں کہ بچنے کی کوئی امید باقی نہیں

صد بار رقص ہا کنم از خرّمی اگر — بینم کہ حسنِ دلکشِ فرقاں نہاں نماند
میں خوشی کے مارے سینکڑوں بار رقص کروں اگر یہ دیکھ لوں کہ قرآن کا دلکش جمال پوشیدہ نہیں رہا

یارب چہ بہرِ من غمِ فرقاں مقدّر است — یا خود دریں زمانہ کسے رازداں نماند
اے رب کیا میری تقدیر میں ہی قرآن کیلئے غم کھانا لکھا ہے کیا اس زمانہ میں میرے علاوہ اور کوئی واقفِ حقیقت ہی نہیں

دیدم کہ زاہداں رہِ فرقاں گزاشتند — ناچار در دلم اثرِ مہرِ شاں نماند
میں نے دیکھا کہ زاہدوں نے قرآن کا رستہ چھوڑ دیا ہے ناچار میرے دل میں بھی انکی محبّت کا نشان باقی نہیں رہا

اے خواجہ پنج روز بود لطفِ زندگی — کس از پئے مدام دریں خاکداں نماند
اے صاحب! زندگی کا لطف پانچ دن کیلئے ہے کوئی بھی اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہا

امروز گر دل از پئے قرآں نسوزدت — عذرِ دگر ترا بجنابِ یگاں نماند
اگر آج کے دن تیرا دل قرآن کیلئے نہیں جلتا تو پھر خدائے واحد کی درگاہ میں تیرا کوئی عذر باقی نہیں رہا

اے بے خبر بخدمتِ فرقاں کمر بہ بند — زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلاں نماند
اے بے خبر قرآن کی خدمت کیلئے کمر باندھ لے قبل اس کے کہ یہ آواز آئے کہ فلاں شخص مر گیا۔

عید کے دن ایمان والا یہ سمجھ کر کھاتا ہے کہ میرا خدا مجھے کھلاتا ہے

(ارشادات سیّدنا حضرت فضلِ عمر اللہ تعالیٰ اُن سے راضی رہے)

"ایمان والے کی غذا ہمیشہ ہی کم ہوتی ہے۔ پس عید کے دن کو کھانے کا دن کہنے سے یہ مراد نہیں کہ اس دن خوب پیٹ بھرو۔ یہ بات سنتِ انبیاء کے خلاف ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ اس دن (ایمان لانے والا) یہ سمجھ کر کھاتا ہے کہ میرا خدا مجھے کھلاتا ہے اور اصل کھانا یہی ہے۔ سیّد عبدالقادر جیلانیؒ کے متعلق آتا ہے۔ انہوں نے فرمایا میں کھانا نہیں کھاتا جب تک خدا تعالیٰ مجھے الہام نہیں کرتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ہی ذات کی قسم کھا۔ اسی طرح آپ بہت قیمتی لباس پہنا کرتے تھے لکھا ہے آپ کا ایک جوڑا ہزار دینار یعنی قریباً چودہ ہزار روپیہ کی مالیّت کا ہوتا تھا۔ اور آپ اسے بہت جلدی جلدی تبدیل کیا کرتے تھے۔ آپ پر جب اعتراض کیا گیا کہ یہ اسراف ہے تو آپ نے فرمایا کہ میں تو کوئی کپڑا نہیں پہنتا جب تک میرا خدا مجھے نہیں کہتا کہ اے عبدالقادر تجھے میری ذات کی قسم ایسا کپڑا پہن اور نہیں کھاتا جب تک خدا مجھے نہیں کھلاتا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ اُمّ متین مریم صدیقہ صاحبہ

حضرت فضل عمر کی اہلی زندگی کی ایک جھلک

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا کے لئے ایک نمونہ بنا کر بھیجا اسی طرح آپ کے غلاموں میں سے جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی اصلاح کے لئے کھڑا کیا ان کو بھی نمونہ بنایا اور انہوں نے زندگی کے ہر پہلو میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوہ پر چلنے کی کوشش کی۔

اہلی زندگی میں عورت سب سے زیادہ مرد کے قریب ہوتی ہے۔ حضرت فضل عمر نے بھی سات شادیاں کیں۔ ایک سے زیادہ بیویوں کو رکھنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے دیکھا جائے تو زندگی گذارنا بہت مشکل امر ہے۔ آپ کی ہر شادی اللہ تعالیٰ کی خاص مشیت کے ماتحت ہوئی اور آپ نے انصاف کے تمام تقاضوں کو پورا کیا۔

میری پیدائش ۷۔ اکتوبر ۱۹۱۸ء کو ہوئی۔ بظاہر ممکن نہیں نظر آتا تھا کہ آپ سے میری شادی ہو گی۔ حضرت اماں جان (سیدہ نصرت جہاں بیگم صاحبہ) کہا کرتی تھیں کہ میری خواہش ہے کہ میرے بھائی کے بیٹی ہو تو میں محمود کے لئے لوں لیکن حضرت ابا جان (میر محمد اسمٰعیل صاحب) کی پہلی بیوی سے کوئی اولاد نہیں ہوئی پھر ۱۹۱۷ء میں ابا جان نے دوسری شادی کی جس سے اولاد ہوئی۔ ابا جان نے میری پیدائش پر میرا تاریخی نام نکالا تو نذیر الٰہی نکلا۔ اور میں چھوٹی ہی تھی کہ ایک موقع پر انہوں نے مجھے وقف بھی کر دیا۔ میری پیدائش بھی کمزور تھی۔ ہم جوڑا بہنیں پیدا ہوئی تھیں۔ میرا نام ابا جان نے مریم اور دوسری کا صدیقہ رکھا تھا جو ڈھائی ماہ کی ہو کر وفات پا گئی۔ اور یہ پورا نام ابا جان نے میرا رکھ دیا۔

اللہ تعالیٰ نے ابا جان کی دعاؤں اور قربانی کو قبول فرما لیا اور میری شادی ۳۰۔ ستمبر ۱۹۳۵ء کو جبکہ میں ابھی بارھویں جماعت میں پڑھ رہی تھی ہو گئی۔ میں ابھی سترہ سال کی بھی پوری نہیں ہوئی تھی اور یہ عمر ایسی نہیں تھی کہ میں ان ذمہ داریوں کو اٹھا سکتی جو ایک امام جماعت کے ساتھ شادی ہونے سے مجھ پر عائد ہوئی تھیں۔ اور ایک بڑے گھرانہ میں جہاں پہلے تین بیویاں موجود تھیں بچے بھی تھے اپنے فرائض کو ادا کر سکتی۔ ہزاروں ہزار رحمتیں ہوں حضرت فضل عمر پر جنہوں نے قدم قدم پر میری راہ نمائی کی اور میری ہمت کو پست نہ ہونے دیا۔ عام طور پر یہ نظارہ دنیا میں نظر آتا ہے کہ اگر دوسری شادی کی ہے تو پہلی بیوی بے چاری الگ تھلگ ہو جاتی ہے۔ میاں کی اس طرف توجہ ہی نہیں رہتی۔ آپ نے بڑی بیویوں کا ہمیشہ ادب کروایا۔ آپ کا سلوک سب بیویوں سے اتنا اچھا تھا کہ ہر ایک یہی سمجھتی تھی کہ شاید مجھ سے ہی سب سے زیادہ تعلق ہے۔ بیماری میں خاص توجہ فرماتے تھے۔ چونکہ وقت آپ کے پاس کم ہوتا تھا سارا دن ملاقاتوں، ڈاک پڑھنے جواب لکھوانے اور جماعتی ذمہ داریاں ادا کرنے میں گذر جاتا تھا۔ اس لئے بچوں کی طرف توجہ دینے کے لئے وہی وقت ہوتا تھا جب آپ کھانے پر تشریف لاتے تھے اس مختصر سے وقت میں کھانا بھی کھانا ہنسی مذاق میں چٹکلے بھی اور بچوں کی تربیت بھی۔ سفروں پر جانا تو سب ساتھ ہی ہوتے تھے بڑا اچھا وقت گذرتا تھا۔

سیر و شکار کا بے حد شوق تھا۔ عموماً قادیان میں جلسہ کے بعد تھکان اتارنے کے لئے راجپورہ جو دریا کے پاس ایک گاؤں تھا جاتے تھے۔ کچے گھر تھے۔ وہاں جا کر گھوڑے کی سواری کرنی بچوں کو سواری سکھانی، ہمیں سکھانی، مچھلیاں پکڑنی۔ مرغابیاں اور مگ کا شکار کرتے مچھلیاں پکڑتے روزانہ وہاں سے آدمی شکار لے کر قادیان آتا تھا۔ اپنے رشتہ داروں کے گھروں میں رفقائے حضرت بانی سلسلہ کے گھروں میں، قدرت ثانیہ کے مظہر اوّل کے گھر میں اور بہت سے گھروں میں بھجواتے اپنے گھروں میں شوق سے پکواتے، پکنکوں پر جاتے تو مختلف چیزیں تقسیم کر دیتے۔ فلاں یہ بنائے گا اور فلاں یہ بنائے گا اور چھوٹی چھوٹی جزئیات میں اتنی دلچسپی لیتے کہ کسی اجنبی کو یہ محسوس ہوتا کہ شاید آپ کو اور کوئی کام ہی نہیں ہے زندہ دلی اور شگفتگی آپ پر ختم تھی۔ ہنسی مذاق میں بھی ایک کڑی نظر ہر ایک پر رہتی تھی جہاں ذرا بھی وقار یا شریعت یا جماعت کی روایات کے خلاف کوئی بات نظر آئی۔ پھر کسی کا لحاظ نہیں کرتے تھے۔

بچوں کی عزت نفس کا بہت خیال کرتے تھے۔ ایک دفعہ کسی بچہ کی سرزنش کی۔ میں آواز سن کر آ گئی اس وقت تو مجھے کچھ نہ کہا جب وہ بچہ چلا گیا تو کہنے لگے تمہیں نہیں آنا چاہیئے تھا۔ میں نے اسے سمجھانا تھا مگر تمہاری موجودگی میں اُسے ڈانٹ پڑی تو وہ شرمندہ ہو رہا ہو گا۔

ہر رشتہ دار کا حق ادا کیا خواہ وہ اپنا رشتے دار تھا یا بیویوں کا رشتہ دار بیویوں کی سہیلیوں کے گھرانوں سے حسن سلوک کیا۔ مجھے تعلیم کا شوق تھا شادی ہوئی تو یہ خیال پیدا ہوا کہ بس اب تعلیم ختم ہو جائے گی۔ لیکن حضرت فضل عمر نے میرے شوق کو دیکھتے ہوئے مجھے اجازت دے دی کہ پڑھائی جاری رکھوں بلکہ پڑھائی کا انتظام بھی کیا صرف ایک شرط تھی کہ میری پڑھائی میری ذمہ داریوں میں حائل نہ ہو گی اور یہ کہ ایسا نہیں ہو گا کہ میں آؤں تو تم کتابیں لے کر بیٹھی ہو۔

شعر و شاعری سے بہت دلچسپی تھی۔ اکثر نظمیں آپ نے سفر کے دوران کہی ہیں یا جب قدرے فراغت ہو۔ کبھی ایسا ہوتا کہ کسی محاورہ کے متعلق آپ کو شک ہو تو مجھے کہنا ابھی لغت نکالو اور دیکھو یا کہنا حضرت اماں جان کے پاس جاؤ اور ان سے پوچھو کہ کیا یہ محاورہ اس طرح بولا جاتا ہے۔

چونکہ میں تیز لکھتی تھی آپ نے ابتدا سے ہی مجھ سے لکھوانے کا کام لینا شروع کیا۔ خط لکھوائے جلسہ سالانہ کی تقاریر کے نوٹ لکھوائے کبیر اور صغیر کی املا کروائی۔ لکھوا کے پھر مولانا محمد یعقوب صاحب کو صاف کرنے کے لئے دیا کرتے تھے۔ اسی طرح کلید القرآن سے آیات قرآنیہ نکلوانی اور یہ سب خود سکھایا ورنہ اس سے پہلے مجھے کچھ نہیں آتا تھا۔

متین چھوٹی سی تھی تو اسے ایک نظم لکھ کر دی اور کہا اسے یاد کر کے سناؤ جو کچھ اس طرح تھی

یہ چوں چوں کرتی چڑیا آئی
چونچ میں اپنی تنکا لائی

پھر ایک اور نظم "طوطے" پر لکھ کر دی جو میں نے تشحیذ الاذہان میں چند سال ہوئے چھپوا دی تھی۔ جب اور بڑی ہوئی تو اللہ تعالیٰ کے متعلق نظم لکھ کر دی جو کلام محمود میں اطفال کے ترانہ کے نام سے شائع ہوئی ہے۔

۱۹۴۸ء میں جب ہجرت کے بعد ہم کچھ عرصہ لاہور رہے۔ مسلم لیگ کی خواتین بھی آباد کاری اور عورتوں کے مسائل حل کرنے میں لگی ہوئی تھیں۔ بیگم تصدق حسین، بیگم شاہنواز وغیرہ کئی دفعہ ملنے آئیں اور اپنی کئی تقریبات میں ہمیں بلایا۔ اسی سلسلہ میں ایک مشاعرہ ہوا۔ دعوت نامہ لے کر آئیں اور بہت خواہش کی کہ آپ میں سے کوئی نظم بھی پڑھے طرحی مشاعرہ تھا۔ میں نے حضور سے ذکر کیا تو کہنے لگے کیا طرح ہے۔ پڑھ دینا۔ میں نے کہا کون سی کہنے لگے میں لکھ دیتا ہوں۔ میں نے کہا نہیں۔ اگر اپنی ہوتی تو پڑھ دیتی فرمایا کیوں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے بزبان حضرت اماں جان نظم نہیں کہی ہوئی خیر آپ نے ایک غزل کہی اور صاحبزادی امۃ الباسط نے وہ غزل عورتوں کے مشاعرہ میں خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ وہ غزل حضور کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی میرے پاس محفوظ ہے ناصحانہ نظم تھی اور بہت پسند کی گئی۔ نظم یہ تھی۔

کیسے بچاؤں نوح کے طوفان سے گھر کو میں
رکتی نہیں ہے کیا کروں اس چشم تر کو میں
بیت کو چھوڑ تاکی کی جانب رواں ہوئی
جانا تھا کس طرف کو چلی ہوں کدھر کو میں
ہے وقف روئے غیر نظر تیری اے خدا
ترسی ہوں سال سال تیری اک نظر کو میں
جس سے بہار خانہ تھی جب وہ نہیں رہا
اس کے بغیر کیا کروں دیوار و در کو میں
روئے سحر ہی جب نہ نظر آئے اے ندیم
پھر کیا کروں بتا تو نسیم سحر کو میں
رہبر بھی مصطفیٰ ہے مرے دلبر بھی مصطفیٰ
جاتے تھے وہ جدھر کو چلوں گی ادھر کو میں
راہِ وفا میں موت سے ڈرنا خدا بچائے
ملتی ہوں اپنے ہاتھ سے اپنے جگر کو میں
ہے میری آبرو تیرے ہاتھوں میں اے خدا
رکھتی ہوں تیرے پاؤں پہ اپنے سر کو میں
ہر لحظہ کارواں ہوا جاتا ہے دور دور
حسرت سے تک رہی ہوں پڑی رہ گذر کو میں
یا توڑ ڈال پر مرے یا کھول دے قفس
قید قفس میں کیا کروں گی بال و پر کو میں

گرمیوں میں ڈلہوزی جاتے تو اکثر قرآن مجید کا درس دیتے جس میں گھر والے بھی شامل ہوتے اور دوسرے لوگ بھی۔ مجھے بھی تاکید کرتے رہتے کہ بچوں کو عربی پڑھایا کرو۔ سب سے پہلے آپ نے کہا کہ قصیدہ یاد کرواؤ اس وقت مجھے بھی یاد نہیں تھا چنانچہ خود بھی ساتھ ساتھ یاد کیا اور امۃ الحکیم، امۃ الباسط، اور امۃ النصیر کو یاد کروایا۔ عربی صرف و نحو بھی گھر میں ہم سب کو پڑھاتے رہے ہیں اور یہ حقیقت ہے کہ آپ سے صرف و نحو پڑھ کر پہلی دفعہ احساس ہوا کہ یہ تو مشکل مضمون ہی نہیں۔ قادیان میں درس القرآن سورہ کہف سے شروع کیا اصل غرض مجھے اور بچوں کو پڑھانا تھا۔ اس درس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحبزادہ مرزا منور احمد اور صاحبزادی امتہ القیوم ابتدا میں شامل ہوئے پھر آہستہ آہستہ اور گھر والوں نے شامل ہونا شروع کیا جب لوگوں کو علم ہوا ۔ کہ حضور گھر میں درس دے رہے ہیں تو درخواستیں آنی شروع ہو گئیں کہ باہر بیت الذکر میں درس دیا کریں تا ہم بھی سنا کریں ۔ اسی طرح آہستہ آہستہ وہ درس بیت مبارک قادیان کے ساتھ والے کمرہ میں دیا جانے لگا ۔ اندر ہم ہوتے تھے اور باہر مرد بھی سن لیتے تھے ۔

ماں سے محبت تو اولاد کو ہوتی ہی ہے ۔ لیکن جیسی محبت حضرت فضل عمر کو حضرت اماں جان سے تھی اس کی مثال ملنی مشکل ہے ۔ آپ کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے ۔ ہر خواہش پوری کرنے کی کوشش کرتے اور بیویوں سے بھی یہی امید رکھتے کہ حضرت اماں جان کی جتنی ممکن ہو خدمت کریں گی ۔

بہنوں اور بھائیوں سے بھی بہت محبت تھی حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ سے سب بہن بھائیوں سے زیادہ بے تکلفی تھی ۔ جب آپ مالیر کوٹلہ سے قادیان آتیں تو بہت کوشش کر کے ان کے لئے وقت نکالتے ۔ بہت سے سفروں میں ساتھ رہا ہے ۔ حیدر آباد دکن اور دہلی کا وہ سفر جو ۱۹۳۸ء میں کیا ۔ اور جس میں آپ نے تغلق کے قلعہ پر کھڑے ہو کر کہا تھا "میں نے پا لیا میں نے پا لیا" اس سفر میں حضرت نواب مبارکہ بیگم اور امتہ القیوم آپ کے ساتھ تھیں ۔ حضرت سیدہ امتہ الحفیظ بیگم سے بھی بہت محبت تھی وہ چونکہ چھوٹی تھیں اس لئے ان سے بالکل چھوٹی بہنوں والا پیار تھا ۔ لیکن ان کی ذرا سی تکلیف برداشت نہیں تھی ۔ مجھے آج بھی وہ نظارہ یاد ہے کہ ان کے آپریشن کا معلوم ہوا ہم لاہور گئے آپریشن ہو گیا تو واپس آ گئے ۔ واپس آتے ہی علم ہوا کہ پھر دوبارہ طبیعت خراب ہو گئی ہے ۔ ساری رات بے چین رہے سو نہ سکے اور صبح ہوتے ہی لاہور روانہ ہوئے اور جب تک طبیعت نہ سنبھلی وہیں رہے ۔

۱۹۴۷ء میں ہجرت کے بعد قادیان سے لاہور پہنچے ایک ہی مکان میں سارا خاندان ٹھہرا ہوا تھا ۔ اس وقت آپ نے سارے خاندان کے اخراجات کا بوجھ اٹھایا اور جب تک حالات بہتر نہ ہوئے سب کا کھانا اکٹھا رہا ۔ لیکن انتہائی سادہ فی کس ایک روٹی اور ایک وقت سالن اور ایک وقت دال ۔ خود تو نصف روٹی بھی نہ کھاتے تھے وہ بھی کسی بچہ کو جسے زیادہ بھوک لگی ہو دے دیتے تھے ۔

اللہ تعالیٰ کا مجھ پر بڑا احسان ہے کہ جب یہ فیصلہ کیا گیا کہ اب خاندان حضرت بانی سلسلہ کی مستورات کو لاہور بھجوا دیا جائے اور حضور خود قادیان ٹھہرے تو مجھے حضور کے ساتھ ٹھہرنے کی سعادت حاصل ہوئی میرے علاوہ صاحبزادی منصورہ بیگم بھی پیچھے ٹھہری تھیں ۔ حضرت فضل عمر نے خوشی کی رضا ان کو دے دی کہ وہ کھانے کا انتظام کریں اور میں حضور کے ساتھ کام میں لگی رہتی تھی ۔ ان دنوں ہر وقت ادھر سے ادھر اطلاعات کے فون آتے تھے ۔ آدھی رات حضور جاگتے تھے ۔ پھر مجھے جگا دیتے اور آپ آرام فرما لیتے ۔

۱۹۵۵ء سے حضور کی بیماری کا آغاز ہوا گو کمزوری ایک سال قبل جب ۱۹۵۴ء میں ایک بدبخت نے حضور پر قاتلانہ حملہ کیا تھا ۔ شروع ہو گئی تھی ۔ سارا گھر پریشان ساری جماعت غم زدہ لیکن حضور ایک ایک کو تسلی دیتے تھے کہ فکر نہ کرو میں ٹھیک ہوں ۱۹۵۵ء سے تو پھر میری ساری توجہ صرف آپ کی طرف ہو گئی ۔ ڈاک سنانی ۔ جواب لکھنے ۔ آپ کی تیمارداری وغیرہ ۔ وقت ہی کسی اور کام کے لئے نہیں ملتا تھا ۔ اسی بیماری میں ہی آپ نے صغیر لکھوائی ۔ ہر وقت فکر تھی کہ جلد مکمل ہو ۔ کبھی مجھ سے املا کرواتے تھے پھر مولوی یعقوب صاحب کو مسودہ صاف کرنے کے لئے دیتے پھر اس کو دیکھتے ۔ کبھی مولوی یعقوب صاحب کو ہی بلا کر لکھواتے غرض ان دنوں جو قرآن مجید کا ترجمہ کرنے کی محنت کی اس نے صحت پر بہت برا اثر ڈالا ۔ صحت کی پرواہ نہ کی اور رات دن لگ کر ترجمہ مکمل کیا ۔

میں تو ایک ذرہ ناچیز ہوں اگر کوئی بھی جماعت کی خدمت میں نے کی تو دراصل اس کا سہرا حضرت فضل عمر ہی کے سر تھا کیونکہ تقریر کرنا ، لجنہ کا کام کرنا ، ہر بات میں حضور نے میری راہ نمائی فرمائی ۔ ربوہ آنے کے بعد ۱۹۵۱ء میں حضور نے بچیوں کی اعلیٰ تعلیم کے لئے جامعہ نصرت کا اجراء فرمایا ۔ کوئی عمارت نہیں تھی اپنی کوٹھی کالج کے لئے دی ۔ فرخندہ بیگم سید محمود اللہ شاہ صاحب کو لاہور ایم اے انگریزی کرنے کے لئے بھجوایا اور مجھے کالج کی ڈائریکٹرس مقرر کر کے کہا کہ کالج سنبھالو ۔ پہلے دو سال میرے علاوہ کالج میں سب مرد پڑھاتے رہے اور میں عربی پڑھاتی تھی اور کالج کے تمام انتظامی کام بھی کرتی تھی ۔ دو سال بعد مسز شاہ آگئیں اور آہستہ آہستہ وہ لڑکیاں جنہوں نے جامعہ نصرت سے بی اے کیا ان کو مختلف مضامین میں ایم اے کروایا اور وہ کالج میں لیکچرار لگیں ۔ روزانہ ہی مجھ سے کالج کی رپورٹ لینی ، ہر بات پر راہنمائی کرنی ۱۹۵۵ء میں آپ کی بیماری کے بعد پڑھانا میں نے چھوڑ دیا ۔ صرف نگرانی میری رہی ۔ خود میں نے بھی ایم اے عربی بعد کیا تھا ۔ صرف سات ماہ کی پڑھائی کے بعد امتحان دیا ۔ اس امتحان دینے کا حوصلہ بھی آپ نے مجھ میں پیدا کیا ۔ ۱۹۴۰ء میں میں نے بی اے کیا تھا ۔ پڑھائی چھوڑ کر دوبارہ شروع کرنی بہت مشکل ہوتی ہے ۔ ۱۹۴۷ء میں لاہور کے قیام میں لجنہ کے کسی کام کے سلسلہ میں بعض بچیاں ملیں جو ایم اے عربی فائنل کی تھیں ۔ ان کی کتب دیکھیں تو مجھے بہت آسان لگیں ۔ میں نے حضرت فضل عمر سے ذکر کیا تو آپ فرمانے لگے پھر یہاں لاہور رہتے ہوئے تم بھی امتحان دے دو ۔ کتب ملتی نہیں تھیں ۔ یونیورسٹی لائبریری سے قاضی محمد اسلم صاحب کے ذریعہ سے لے کر ان کی نقلیں کروا کے دیں اور جہاں سے کوئی بات سمجھ نہ آتی آپ خود سمجھا دیتے ۔

۳۰ سال کا عرصہ ان کے ساتھ گذارا کہنے کو تو تیس سال تھے لیکن میں تو یہی کہوں گی ۔

روئے گل سیر نہ دیدم کہ بہار آخر شد
حیف در چشم زدن صحبت یار آخر شد

ہزاروں سلام اس پاک ہستی پر جو خود بھی جلد جلد بڑھا اور اپنے ساتھ چلنے والوں کو بھی تیز چلاتا رہا ۔ اس کی پیدائش اس کی ساری زندگی اور اس کی وفات عین اس پیشگوئی کے مطابق ہوئی جس کی خبر اللہ تعالیٰ نے حضرت بانیؑ سلسلہ احمدیہ کو دی تھی ۔ وہ سراپا رحمت تھا ۔ کبھی کبھی آپ کی زندگی میں غصہ اور غضب کی لہریں نظر آتی ہیں مگر تربیت کی خاطر ورنہ وہ تو دل کا حلیم تھا ۔

احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ نے حضرت فضل عمر کے ساتھی کے طور پر چنا تھا تو میری غلطیوں پر پردہ ڈالتے ہوئے اس جہان میں بھی ان کے ساتھ ہی رکھے ۔

کیا آپ تحریک جدید کا چندہ ہر سال باقاعدگی کے ساتھ ادا کرتے ہیں اور جماعت کی ترقی کے لئے دعا بھی کرتے ہیں ؟

یہ مرے نصیب کی بات تھی
یہی بات رُوحِ حیات تھی
مجھے اذن اس کا نصیب تھا
کوئی دوسرا نہ رقیب تھا
جو خلش تھی دل میں بیاں کروں
جو تڑپ ہے اس کو عیاں کروں
مری جرأتیں ۔ مرا حوصلہ
نہ ہی نبھ سکا کوئی ولولہ
نہ میں کہہ سکا نہ وہ سُن سکا
میرا جذب کچھ بھی نہ کر سکا
وہ تو مسکرایا چلا گیا
وہ بھڑکتی آگ بجھا گیا
شبِ تار اور غبار تھا
مرے ہر طرف تھا دھواں دھواں
میں بغیر سمت ہی چل دیا
تھا قدم قدم پہ دھواں دھواں
مجھے انتظار بہت رہا
وہ ابھی تلک تو نہ آ سکا
میرے ذہن و دل میں بسا ہوا
مری چشمِ نم میں رچا ہوا
تری جب بھی میں نے سُنی صدا
مرے لب پہ جاری رہی دعا
کبھی اس طرف تو نکل ہی آ
میرا صبر اور نہ آزما
تری دید کے لئے مضطرب
نہ ہے کچھ دلوں میں بجز تڑپ
مرے ٹوٹے دل کی یہی صدا
مرے جیتے جی یہاں آ بھی جا
تو سدا امانِ خدا میں رہ
تو پناہِ ربِّ جہاں میں رہ
ہے شروع سے میرا یہ مدعا
مرے واسطے ہو دعا دعا
مجھے دو جہاں میں ملے فلاح
مجھے دو جہاں کی ملے ضیا

شیخ ضیاء الحق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جہیز کی رسم

ہمارے ملک پاکستان اور ہمسایہ ملک ہندوستان میں جہیز کی ایک رسم پائی جاتی ہے۔ لوگ اپنی لڑکیوں کی شادی پر قیمتی سامان اور قیمتی تحفے زیور، کپڑے اور فرنیچر وغیرہ دیتے ہیں۔ ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یہ رسم مذکورہ دونوں ممالک میں یکساں جاری ہے۔

پہلے زمانہ میں ہندوستان میں لوگ اپنی لڑکیوں کو معمولی تحفے اور معمولی چیزیں بطور جہیز دیتے تھے لیکن اب امیر لوگ کثیر رقمیں خرچ کر کے جہیز تیار کرتے ہیں۔ یہ رسم شروع سے دینِ حق میں نہیں تھی نہ اس کا کوئی ذکر قرآن کریم یا احادیث میں ہے اسی طرح عرب ممالک میں اب بھی یہ رسم نہیں ہے بلکہ شادی پر سارا خرچ لڑکے والے کرتے ہیں بلکہ مہر کے طور پر نقد رقم بھی لڑکی والوں کو دیتے ہیں۔ گو یہ بھی جائز نہیں۔

البتہ یہ بد رسم ہندوؤں میں پائی جاتی ہے اس کا جواز وہ بتاتے ہیں کہ چونکہ ہم اپنی جائیداد میں سے لڑکیوں کو حصہ نہیں دیتے۔ صرف لڑکوں کو ساری جائیداد دیتے ہیں۔ اس لئے جہیز کی صورت میں لڑکیوں کو حصہ دیا جاتا ہے۔

جب ہندوؤں سے لوگ دینِ حق میں داخل ہوئے تو یہ پرانی رسم جاری رہی شروع میں معمولی سا سامان دیا جاتا تھا۔ یہ رسم ایک بدعتِ حسنہ سمجھ کر جاری رہی۔ لیکن اس زمانہ میں یہ بدعتِ سیئہ بن گئی ہے۔ لوگ اس قدر سامان لڑکیوں کو دیتے ہیں کہ گھر بھر دیتے ہیں۔ اس لئے غرباء کے لئے لڑکیوں کی شادی مشکل ہو گئی ہے۔ پھر لڑکوں والے یہ دیکھتے ہیں کہ وہاں رشتہ کریں جہاں سے جہیز بہت زیادہ آئے خصوصاً جبکہ آجکل لڑکیوں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے۔ لڑکیاں رشتہ نہ ملنے کی وجہ سے ماں باپ کے گھر بوڑھی ہو جاتی ہیں۔ اس پر مزید یہ کہ جہیز کے لالچ میں لوگ غرباء کا رشتہ پسند نہیں کرتے۔ اس طرح ایک بھیانک صورت پیدا ہو گئی ہے۔

اب ہم غور کرتے ہیں کہ قرآن مجید میں اس بارہ میں کیا احکامات ہیں۔

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے:۔

(ترجمہ) "تم شادی کرو تو مال خرچ کر کے کرو۔"

یہاں شادی پر مرد کے لئے مال خرچ کرنا فرض کیا گیا ہے۔ گویا بیوی کو تحفہ جات کپڑے، زیور وغیرہ دے کر گھر لائے۔ عورت کو یا لڑکی والوں کو مال خرچ کرنے کا کوئی حکم نہیں۔

یاد رہے کہ یہ مال مہر نہیں جو کہ شادی کے وقت خرچ کرنا ہوتا ہے، بلکہ مہر کے علاوہ مال ہے۔ مہر کے لئے اس کے ساتھ ہی قرآن کریم میں حکم ہے کہ:۔

۱۔ (ترجمہ) "مہر تو عورت کے ساتھ میل جول کے حق کے طور پر ہے جو نکاح کے بعد بھی دیا جا سکتا ہے اور اس کو اجر کہا گیا ہے۔"

۲۔ دوسری جگہ فرمایا:۔

(ترجمہ) اگر تم میں اس قدر مالی وسعت نہیں ہے کہ معروف مال خرچ کر کے ایک آزاد مومن عورت سے نکاح کر سکو تو پھر کسی لونڈی سے نکاح کر لو۔ لیکن معروف مال خرچ کئے بغیر آزاد مومن عورت سے شادی مت کرو۔

اس جگہ بھی مرد کو مال خرچ کرنے کا حکم ہے۔ تحفہ جات کپڑے زیور وغیرہ مرد بنائے۔ عورت کو یا لڑکی والوں کو بطور جہیز کسی خرچ کا حکم نہیں ہے۔ مہر تو لونڈی کو بھی دینا ہوتا ہے، یہاں شادی کا دوسرا خرچ مراد ہے۔

۳۔ (ترجمہ) مرد عورتوں پر نگران ہیں اور علاوہ اس کے ایک فضیلت یہ ہے کہ انہوں نے شادی کے وقت مال خرچ کیا تھا۔

یہاں بھی مردوں کے مال خرچ کرنے کا ذکر ہے عورتوں کے مال خرچ کرنے کا ذکر نہیں۔ اگر عورت بھی جہیز کی صورت میں مال لائے تو مرد کی ایک وجہ فضیلت باطل ہو جائے گی جس کا قرآن میں ذکر ہوا ہے عورت کا مال مرد کے گھر لانا قرآن کریم کے منشاء کے خلاف ہو گا جو ناجائز ہو گا۔

۴۔ (ترجمہ) یہ بات تمہارے لئے جائز نہیں تم اپنی بیویوں کو ورثہ کی طرح سمجھ لو اور یہ کہو کہ میں کسی صورت میں عورت کو چھوڑ نہیں سکتا خواہ وہ رہنا نہ چاہے بلکہ یہ حکم دیا کہ ان کو طلاق دے کر جلد رخصت کر دو اور ہرگز نہ روکو لیکن جو مال یا اشیاء تم نے ان کو شادی سے لے کر اب تک دی ہوئی ہیں واپس نہیں لے سکتے۔ وہ مال یا اشیاء ہتھیانے کے لئے ان کی طلاق میں دیر نہ کرو۔

یہاں بھی خاوند کو اپنا دیا ہوا مال واپس نہ لینے کا حکم ہے۔ اگر جہیز کی شکل میں عورت کا مال بھی خاوند کے گھر ہوتا تو اس کا بھی ذکر ہوتا کہ اس کا جہیز بھی اس کو واپس دینا ہو گا۔

۵۔ (ترجمہ) تمہارے لئے جائز نہیں کہ جو کچھ سامان یا مال دیا ہوا ہے واپس لو۔

یہاں بھی جہیز کا ذکر نہیں۔ گویا دینِ حق میں جہیز کا تصور تک نہیں ہے۔

۶۔ (ترجمہ) اگر تم ایک بیوی کو طلاق دے کر دوسری سے شادی کرنا چاہو تو اگر پہلی بیوی کو ڈھیروں ڈھیر مال دیا ہوا ہو تو اس سے کچھ بھی واپس نہ لو۔ (یہ طلاق قرآن کریم کی شرائط کے مطابق دینی ہو گی نہ کہ ظالمانہ)

یہاں بھی جہیز واپس کرنے کا ذکر نہیں ہے۔ ایک جگہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ اگر کفار کی کوئی عورت بھاگ کر مومنوں کے پاس آ جائے اور وہ مومن ہو تو اس عورت کو واپس نہ کرو اور اس کے کافر خاوند کو جو اس نے شادی پر مال خرچ کیا ہے واپس کر دو۔ اسی طرح جو عورت تمہاری بھاگ کر کافروں کے پاس چلی جائے تو ان سے اپنا کیا ہوا خرچ طلب کر لو۔ لیکن جہیز کے سامان یا مال کا کوئی ذکر نہیں معلوم ہوتا ہے کہ مکہ کے کافروں میں بھی یہ قبیح رسم نہیں تھی۔

بعض دوستوں کو مغالطہ ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی فاطمہ کو کچھ اشیاء بطور جہیز دی تھیں۔ یہ جہیز ہرگز نہیں تھا نہ اس کا ثبوت ہے نہ یہ طریق صحابہ میں تھا۔ نہ حضورؐ نے اپنے پاس سے کچھ جہیز دیا۔ حضورؐ کی تین صاحبزادیاں اس کے علاوہ تھیں۔ ان کے جہیز کا بھی کہیں ذکر نہیں۔ اصل بات یوں ہے کہ بوقت شادی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ شادی پر مال خرچ کرنا مرد کے لئے ضروری ہے بتاؤ تم کیا خرچ کر سکتے ہو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا میرے پاس کوئی مال نہیں ہے۔ حضور نے فرمایا کہ کوئی چیز فروخت کر دو۔ حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میرے پاس ایک تلوار اور ایک زرہ ہے۔ دونوں ہی ضروری ہیں جہاد کے لئے تو پھر حضورؐ نے فرمایا کہ زرہ فروخت کر دو۔ چنانچہ حضرت علیؓ نے زرہ فروخت کر دی اور اس قیمت سے وہ اشیاء خریدی گئیں جس کو اب جہیز کا نام دیا جاتا ہے۔ ظاہر ہے کہ حضورؐ نے اپنے پاس سے کوئی جہیز نہیں دیا۔ وہ دے بھی سکتے تھے۔ پیاری بیٹی سے مال پیارا نہیں تھا۔ لیکن پھر یہ سنت بن جاتی جو امت کے لئے مصیبت بن جاتی۔ یہ سامان حضرت علیؓ کی زرہ فروخت کر کے آیا تھا۔ (بحوالہ کتاب روضۃ الصفا فی سید الانبیاء والخلفاء صفحہ ۷۴، ۷۵)

اس زمانہ میں رشتوں کی بڑی دقت ہے۔ اگر آج لوگوں میں جہیز لینا اور دینا جرم قرار دے دیا جائے۔ تو لڑکیوں کے لئے رشتوں کی دقت کافی حد تک دور ہو جائے گی۔ صرف زیادہ جہیز کے لئے لڑکے والے مالدار کی لڑکی کا رشتہ تلاش کرتے ہیں۔ لیکن اگر معلوم ہو کہ جہیز بالکل نہیں ملے گا تو اپنے کفو میں شریف لڑکی کا رشتہ قبول کر لیں گے تو اس طرح غریب گھرانوں کی لڑکیوں کے ہاتھ بھی پیلے ہونے لگیں گے اور رشتوں کی دقت بلکہ بعد کے جھگڑے بھی کافی حد تک دور ہو جائیں گے

جہیز کی رسم ایک بدعت ہے اور آجکل یہ رسم لوگوں کے لئے مصیبت بنی ہوئی ہے بلکہ ہندوؤں میں بھی مصیبت بنی ہوئی ہے اخباروں میں روز آتا ہے جو ہندو لڑکی خاطر خواہ جہیز نہ لائے اس کو قتل کر دیا جاتا ہے۔ یا آگ میں جلا دیا جاتا ہے۔ ایسے واقعات ہوتے رہتے ہیں۔

خلاصہ کلام یہ کہ جہیز کی رسم کا دینِ حق سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ بدعت اور گناہ ہے اس رسم کو ختم کرنا بہت ضروری ہے۔ لیکن انفرادی طور پر بڑی کوشش سے بھی اس کو ختم کرنا مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ یا تو حکومت اس کو قانوناً روک دے یا خود لوگوں میں یہ احساس پیدا ہو جائے کہ جہیز اچھی چیز نہیں ہے۔ اس طرح رشتہ ناطہ کی بہت سی مشکلات دور ہو جائیں گی اور جہیز پر جو زرِ کثیر صرف ہوتا ہے وہ اقتصادی ترقی میں ممد ہو گا۔ یا پھر دینی کاموں میں خرچ ہونا چاہیئے جو شخص ضرور خرچ کرنا چاہتا ہے وہ لڑکی کی طرف سے سلسلہ کے چندوں میں رقم جمع کروا کر اپنے لئے اور لڑکی کے لئے جنت خرید لے۔

(ماخوذ ماہنامہ مصباح اکتوبر ۱۹۸۸ء)

"اس چند روزہ دُنیا نے جب ختم ہونا ہے تو انسان کو یوں محسوس ہو گا جیسے مَیں کچھ رہا ہی نہیں، چند گھڑیاں رہا ہوں۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کچھ اپنی تربیت کے بارے میں

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ نے فرمایا ہے کہ ایک وقت ایسا آئے گا جب احمدیت کی طرف عام رجوع ہو گا اور لوگ جوق در جوق حلقۂ احمدیت میں داخل ہوں گے۔ ہمیں اپنے آپ کو اُس وقت کے لئے تیار کرنا ہے تا نئے آنے والوں کے لئے تربیت کا نیک نمونہ پیش کر سکیں۔

اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم چھوٹے چھوٹے جھگڑوں سے اجتناب کریں فتنہ فساد سے دُور رہیں۔ ایک دوسرے سے محبت کریں اور اتفاق سے رہیں۔ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کریں۔ تاکہ ہمارا معاشرہ ایک ایسی جنّت کا نمونہ پیش کرے کہ احمدیت میں داخل ہونے والا ہر شخص اپنے آپ کو عافیت کے حصار میں سمجھے۔ جہاں ہم رُوحانیت میں ترقی کریں۔ وہاں اپنے اخلاق کی درستی کی طرف بھی خاص توجہ دیں۔ اپنے بچّوں کے اخلاق کی طرف بھی توجہ دیں۔ وہ اخلاق جو قرآنِ مجید سکھاتا ہے۔ دین ہے۔ سب سے بڑی چیز جس کی طرف ہمیں بحیثیت ممبراتِ لجنہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ وہ تربیتِ اولاد ہے تا ہماری اگلی نسل ہماری جگہ لینے کے لئے تیار ہو۔ وہ دُنیا کی ظاہری چمک پر فدا ہونے والی نہ ہو۔ بلکہ اُن کے دل میں خدا تعالیٰ سے محبت ہو۔ مذہب سے محبت ہو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم سے محبت ہو اور یہ محبت اطاعتِ خداوندی پر مجبور کر دینے والی ہو۔ یہ بہت بڑا کام ہے اگر ہم اس امتحان میں پُوری اُتریں تو آنے والی نسلیں ہم پر سلامتی بھیجیں گی اور ہم وہ مستورات ہوں گی جن کے متعلق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب نے فرمایا تھا۔ "سچّے احمدی کی ماں زندہ باد"۔

پردہ اگر ہم دیانتداری سے غور کریں تو پردہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ہم پردے کے ساتھ کام بھی کر سکتی ہیں اور سیر و تفریح بھی۔ یہ محض نفس کا دھوکا ہے کہ خواتین برقع پہننے سے اپنے آپ کو اُونچا سمجھنے کی بجائے نیچا سمجھنے لگ جاتی ہیں۔ اور اس وہم میں مبتلا ہو جاتی ہیں کہ نہ جانے لوگ ہمیں کتنا دقیانوسی سمجھتے ہوں گے جو لوگ اپنے دین اور اپنی روایات پر عمل کریں۔ دُنیا کی نظر میں اُن کی زیادہ عزت ہوتی ہے۔ دیکھیں ہم نے یہ عہد باندھا ہے کہ ہم دین کو دُنیا پر مقدم رکھیں گے۔ اس لئے ہمیں ہر کام میں دین کو پہلے دیکھنا چاہیئے اور دُنیا کو بعد میں۔ جب انسان دین کو دُنیا پر مقدم کرے تو دُنیا خود اُس کے پیچھے بھاگتی ہے۔ خدا کرے جو عہد ہم نے اپنے رب سے کیا ہے۔ اس پر پُوری اُتریں۔ اس کے لئے بہت دُعاؤں کی ضرورت ہے۔ بغیر دُعا کے انسان اپنی کوشش میں مقصد سے بھٹک بھی سکتا ہے۔ اسلئے اپنے لئے اپنی بہنوں کے لئے، اپنے بچّوں کے لئے بہت زیادہ دُعا کرنی چاہیئے تاکہ خدا انہیں صحیح راہ سے بھٹکنے سے بچائے اور صراطِ مستقیم پر قائم رکھے۔

بدظنّی حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ بدظنّی سے پرہیز کی تلقین کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ بدظنّی گھروں کو ویران کر دیتی ہے ہمیں چاہیئے کہ ایک دوسرے پر بدظنی کرنا چھوڑ دیں صرف محبت اور پیار کا راستہ اختیار کریں۔ دوسروں پر بدظنّی کرنے سے ایک دوسرے سے نفرت اور دشمنی ہو جاتی ہے اور دل میں حسد اور بُغض پیدا ہو جاتا ہے جو بعض اوقات ہماری بہت سی نیکیاں ختم کرنے کا موجب بنتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے ہمیں اپنے دل کو ان بیماریوں سے دُور رکھنا چاہیئے۔ اگر کوئی آپ کے خلاف نفرت کے جذبات رکھتا ہے تو پھر بھی اس سے محبت کرنی چاہیئے کیونکہ ہمارا ماٹو تو یہ ہے:

LOVE FOR ALL

HATRED FOR NONE

محبت سے ہی ہمیں دُنیا کے دل جیتنے ہیں۔

مالی قربانی خدا کی راہ میں خرچ کرنے کے بارے میں ہمارا ایمان ہے کہ جتنا اللہ کی راہ میں دیں گے اللہ اتنا ہی ہمارے اموال میں برکت ڈالے گا۔ اس لئے مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے۔ احمدیت کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے اور خود ہماری آنکھوں دیکھی بات ہے کہ ۱۹۷۴ء میں جن لوگوں کے گھر جلے یا لُوٹے گئے یا جن کے کاروبار تباہ ہوئے اور جنہوں نے خدا کی راہ میں اپنے اموال پیش کئے۔ آج اُن لوگوں کے پاس دوسرے لوگوں کی نسبت زیادہ اموال ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کے کاروبار میں پہلے سے بڑھ کر برکت دی ہے اللہ تعالیٰ جتنا لیتا ہے اس کو بہت زیادہ بڑھا کر واپس کر دیتا ہے۔ اس لئے ہمیں مالی قربانی کے وقت کبھی پیچھے نہیں ہٹنا چاہیئے۔

آخر میں مَیں درخواست کروں گی کہ بہت زیادہ دُعائیں کریں، جماعت کی ترقی کے لئے، امامِ وقت کے لئے، مربیان کے لئے، واقفین کے لئے، اسیرانِ راہِ مولیٰ کے لئے۔ اور اپنے ملک اور اپنی اولاد کے لئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کو نوازے۔

(ماخوذ ماہنامہ مصباح اکتوبر ۱۹۸۸ء)

لجنہ کالم

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے۔ فرماتے ہیں۔ (بر موقعہ جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۳۲ء)

پھر جرأت ہے یاد رکھو انسان سے جرأت سب کام کرواتی ہے۔ اگر دل میں جرأت ہو تو انسان بہادری سے کام کر سکتا ہے ورنہ کچھ نہیں کر سکتا۔ اپنی دلی جرأت جس طرح کام کروا سکتی ہے کسی دوسرے کی امداد سے وہ کام ہرگز نہیں ہو سکتا۔

ایک واقعہ کشمیریوں کا لکھا ہے کہ کشمیری قوم سے لوگ ایک فوج میں بھرتی ہوئے۔ جب جنگ ہونے لگی جرنیل نے حکم دیا کہ فلاں جگہ فوج کھڑی ہو۔ تو ایک دو سپاہی افسر کے پاس جا کر عرض کرنے لگے کہ حضور ہمارے ساتھ کوئی پہرہ دار ہونا چاہیئے جو ہماری حفاظت کرے۔ افسر نے سمجھ لیا کہ یہ بزدل ہیں۔ چنانچہ اب (۱۹۳۲) کشمیریوں کو فوج میں بھرتی نہیں کیا جاتا مگر ہمارے ایک بزرگ بادشاہ ہوئے ہیں۔ انہوں نے چیونٹی سے سبق لیا کہ وہ کئی بار ان کے سامنے دیوار پر سے گری اور پھر چڑھی۔ آخر پوری دیوار طے کر کے کامیاب ہو گئی۔ تو اس سے بادشاہ نے سبق لیا اور کئی بار ہارنے پر آخر فاتح شہنشاہ بن گئے۔ یہ جرأت اور ہمت تھی۔

کہتے ہیں رستم ایک بار کسی پہلوان سے شکست کھا کر نیچے گر پڑا۔ مگر اس کی بہادری اور ہمت کا رعب مشہور تھا تو اس نے سوچا آؤ کہ ہمت کر کے چھوٹ جاؤں۔ چنانچہ جبکہ دشمن اس کی پیٹھ پر سوار تھا اور گردن دبائے بیٹھا تھا اس نے جرأت کر کے اسے زور کی آواز سے ڈرایا کہ رستم آگیا، رستم آگیا، تو دشمن یہ نام سن کر سہم گیا۔ اور بھاگ گیا۔ اپنے نام کی آڑ لے کر رستم زندہ و سلامت رہ گیا۔ تو جرأت اور ہمت کے بغیر بھی انسان ناکام رہتا ہے۔

پھر انکسار اور تواضع ہے ہمارے ملک میں تواضع بہت اچھا لفظ رائج ہے۔ مگر اس کے معنے کم لوگ جانتے ہیں۔ اگر کوئی کسی کو اچھی طرح روٹی کھلا دے تو کہتے ہیں بھئی بڑی تواضع کی۔ یا کوئی حاکم تھانہ دار کسی گاؤں میں چلا جائے تو اس کی خاطر تواضع کرنا بولتے ہیں۔ مگر اصل ترجمہ تواضع کا نہیں جانتے۔

ذکر ہے کہ ایک بادشاہ بذاتِ خود بھیس بدل کر شہروں میں پھرا کرتا۔ ایک دن کسی ایسے مقام پر جا نکلا جہاں ایک جمعدار پہرہ پر کھڑا تھا۔ اس نے بادشاہ کو بھی جو بھیس بدلے ہوئے تھا معمولی آدمی سمجھ کر نخوت اور غرور سے گذرنے نہ دیا۔ اور کہا تو جانتا نہیں میرا کیا عہدہ ہے؟ بادشاہ نے پوچھا حضور آپ کا کیا عہدہ ہے۔ کیا سپاہی ہیں؟ کہا ذرا اوپر چڑھو۔ اس نے کہا کیا جمعدار ہیں؟ کہا ہوں۔ پھر سپاہی نے پوچھا تو کون ہے۔ تھانہ دار؟ بادشاہ نے بھی کہا ذرا اور اوپر بڑھو۔ پھر اس نے کہا اور اوپر بڑھو۔ سپاہی نے کہا ڈپٹی؟ اس نے کہا ذرا اور اوپر بڑھو۔ اسی طرح سوال و جواب سے بادشاہ کے عہدہ تک پہنچا آخر سپاہی نے شرمندہ ہو کر معافی طلب کی تو بعض لوگ تواضع اور انکسار کرنا نہیں جانتے۔ کسی کو ذرا دنیاوی قدر مل جائے پھر نخوت اور تکبر سے بھر جاتے ہیں۔ غرور سے پاؤں زمین پر رکھنا بھول جاتے ہیں۔ ص ۲۸۵

"سو تم اس کی جناب میں قبول نہیں ہو سکتے جب تک ظاہر و باطن ایک نہ ہو۔ بڑے ہو کر چھوٹوں پر رحم کرو۔ نہ ان کی تحقیر۔ عالم ہو کر نادانوں کو نصیحت کرو نہ خودنمائی سے ان کی تذلیل۔ اور امیر ہو کر غریبوں کی خدمت کرو نہ خود پسندی سے ان پر تکبر۔ ہلاکت کی راہوں سے ڈرو۔ خدا سے ڈرتے رہو۔ اور تقویٰ اختیار کرو۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا: مکرم حکیم جمال الدین صاحب دارالیمن غربی ربوہ کی اہلیہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے۔ پتہ میں پتھری ہے اور جگر بھی بڑھ گیا ہے۔ پھیپھڑوں میں ورم ہے۔ ہر روز بخار بھی ہو جاتا ہے۔

○ مکرم ڈاکٹر عبدالحئی انجم صاحب کے دل کے والو کی تبدیلی کا اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے ۱۲ جون کو میو ہسپتال لاہور میں کامیاب اور تسلی بخش ہو گیا ہے۔

○ مکرم لئیق احمد صاحب راجہ محلہ دارالبرکات ربوہ کے بیٹے صغیر احمد کے پاؤں کا اپریشن فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ مکرم منور احمد صاحب شاہد معتمد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور بعارضہ یرقان شدید بیمار ہیں۔ بیماری کا اثر دائیں کندھے پر بھی ہے۔

○ مکرم عبدالسلام صاحب ٹیلر ماسٹر (ماڈرن ٹیلرز گولبازار) گذشتہ ایک ماہ سے بیمار ہیں اور الائیڈ ہسپتال فیصل آباد میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کی کامل شفایابی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا کریں۔

سانحۂ ارتحال: مکرم شبیر احمد صاحب کی ممانی جان محترمہ بشیر بیگم صاحبہ چند دن لیاقت ہسپتال کراچی میں بیمار رہنے کے بعد مورخہ ۲۲ مئی ۱۹۹۱ء کو ۶۰ سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اسی شام انہیں احمدیہ قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا۔

○ مکرم زبیر احمد صاحب بھٹی ولد عبدالمجید صاحب بھٹی مئی ۹۱ء کے آخری عشرہ میں لندن میں وفات پا گئے تھے اس کے بعد جسد خاکی کراچی پہنچا اور احمدیہ قبرستان کراچی میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

ولادت: مکرم محمد شفیق صاحب طاہر کریم نگر ضلع فیصل آباد کو خدا تعالیٰ نے ۳۱ مئی بروز جمعۃ المبارک پہلی بیٹی عطا کی ہے۔ جو تحریک وقف نو میں شامل ہے بچی کا نام انعم سحر رکھا گیا ہے

احباب نومولودہ کی صحت اور درازیٔ عمر کے لئے دعا کریں۔

نمایاں کامیابی

مکرم ڈاکٹر اعجاز احمد صاحب قمر کینیڈا سے لکھتے ہیں کہ:۔

میرے بڑے بیٹے طاہر اعجاز نے ڈاکٹر آف میڈیسن (M.D) کی ڈگری مینیٹوبہ یونیورسٹی سے نمایاں اور شاندار کامیابی سے حاصل کی ہے عزیزم طاہر اعجاز نے یونیورسٹی کے چھ سالوں میں بہت سارے اعزاز حاصل کئے۔ جن میں بیالوجی میں میرٹ سکالر شپ اور ڈینز آنر رول شامل ہیں۔

احباب عزیز موصوف کی مزید ترقیات کے لئے دعا کریں۔

نمایاں اعزاز

حکومت پاکستان نے صوبہ بھر میں ہر ڈویژن میں اچھی کارکردگی پر سکول ٹیچر کو خصوصی انعام کا حقدار ٹھہرایا ہے۔

خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس میں ایک احمدی معلمہ محترمہ سعیدہ اختر ناصر صاحبہ بنت مکرم چوہدری فضل داد صاحب ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ گرلز مڈل سکول احمد نگر کو بھی اس انعام کا حقدار قرار دیا گیا ہے۔ اور وفاقی وزارت تعلیم نے انہیں مبارکباد پیش کی ہے۔ اس سلسلہ میں ایک تقریب کا اہتمام اسلام آباد ماڈل کالج برائے طالبات الیف ۷/ہ اسلام آباد میں ۲۹ مئی ۱۹۹۱ء کو کیا گیا۔ اس تقریب میں ہماری اس بہن کو ادارے میں پرائمری اور مڈل کی سطح پر ہونے والے امتحانات منعقدہ ۸۸-۱۹۸۷ء ڈویژن بھر میں سب سے زیادہ وظائف حاصل کرنے اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے پر وفاقی وزیر تعلیم جناب سید فخر امام نے مبارک پیش کی ہے اور سند امتیاز سے نوازا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں یہ اعزاز مبارک فرمائے

اعلان دارالقضاء

(سردار بیگم صاحبہ بابت ترکہ سید منعم الحسن صاحب)

محترمہ سردار بیگم صاحبہ بیوہ مکرم سید منعم الحسن صاحب ساکنہ ۶۰۔ راحت پارک سمن آباد لاہور نے درخواست دی ہے کہ ان کے خاوند بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔ لہٰذا ان کی امانت ذاتی ۱۳/۸۷ میں جمع شدہ رقم (۹۱۸/۲۹ روپے) درخواست دہندہ کو ادا کی جائے۔

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دارالقضاء میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

پتہ درکار ہے

مکرم بشیر احمد شافی صاحب ولد چوہدری فقیر محمد صاحب راولپنڈی کے بارہ میں اگر ان کے دوست یا عزیز کو معلوم ہو تو نظارت بہشتی مقبرہ کو اطلاع دے کر مشکور فرمائیں اگر موصوف خود یہ اعلان پڑھیں تو دفتر سے رابطہ فرماویں

موصیان کرام

اگر کوئی موصی اپنی جائیداد غیر منقولہ کا ہبہ بحق وارث یا دادرثان ایسے حالات میں کرے گا کہ صورت تقسیم وراثت کی بنتی ہو یا کسی رنگ میں وصیت کی روح مجروح ہونے کا احتمال ہو تو ایسی صورت میں حصہ جائیداد حسب وصیت ادا کرنا لازمی ہوگا۔ اور ایسی جائیداد بصورت وفات موصی کا ترکہ شمار ہوگی۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

آپس میں سچی ہمدردی کریں

سیدنا حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔

"ہماری جماعت کو سرسبزی نہیں آئے گی جب تک وہ آپس میں سچی ہمدردی نہ کریں جسے پوری طاقت دی گئی ہے وہ کمزور سے محبت کرے۔۔۔ جماعتیں تب بنتی ہیں کہ بعض بعض کی ہمدردی کر کے پردہ پوشی کی جاوے۔ جب یہ حالت پیدا ہو تب ایک وجود ہو کر ایک دوسرے کے جوارح ہو جاتے ہیں اور اپنے تئیں حقیقی بھائی سے بڑھ کر سمجھتے ہیں۔۔۔ اب تم میں ایک نئی برادری اور نئی اخوت قائم ہوئی ہے۔۔۔ جس میں امیر غریب بچے جوان بوڑھے ہر قسم کے لوگ شامل ہیں۔ پس غریبوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے معزز بھائیوں کی قدر کریں اور عزت کریں اور امیروں کا فرض ہے کہ وہ غریبوں کی مدد کریں ان کو حقیر اور ذلیل نہ سمجھیں کیونکہ وہ بھی بھائی ہیں۔ گو باپ جدا جدا ہیں مگر آخر تم سب کا روحانی باپ ایک ہی ہے اور وہ ایک درخت کی شاخیں ہیں"۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

اگر ایک انسان کسی عمل سے کسی کو تکلیف دیتا ہے اور غصہ دلاتا ہے مثلاً ایک چپیڑ کسی نے مار دی تو فوری ردِّ عمل یہ ہوگا کہ میں اس کو دس چپیڑیں ماروں۔ ایک گالی دی تو ایک گالی کے جواب میں ایک گالی دے کر انسان رُکتا نہیں بلکہ دس، پچاس، سو گالیاں دے کر بھی۔ بعضوں کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا۔ کسی کو ایک ٹھونکا لگا دیں تو وہ بعض دفعہ اتنی ذلت محسوس کرتا ہے کہ اس کے نتیجے میں مار مار کر جب تک کچومر نہ نکال دے اس کا دل ٹھنڈا نہیں ہوتا تو یہ جو ردِّ عمل کی حالت ہے وہ باغیانہ حالت ہے وہ سپردگی کی حالت نہیں۔ اس حالت میں اگر کوئی جان دے دے تو وہ (دینِ حق) کی حالت میں جان دینے والا نہیں ہوگا۔

اس سلسلے میں ایک لطیفہ حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ ایک بہت موٹا تازہ پہلوان اکھاڑے سے آرہا تھا خوب مالش کی ہوئی، سر منڈوایا ہوا جسے ٹنڈ کہتے ہیں جب بال بالکل نہ ہوں اور چکنی چپڑی کھوپڑی نظر آتی ہو تو اس کی ٹنڈ چمک رہی تھی اس کے پیچھے پیچھے ایک کمزور نحیف انسان جو اس کی پھونک کی مار بھی نہیں تھا وہ چلا آرہا تھا اس کو اس کا چمکتا ہوا صاف شفاف سر دیکھ کر شرارت سوجھی اور اس نے بھرے بازار میں اچھل کر ایک ٹھونکا لگا دیا۔ وہ جس کو ہم پنجابی میں ٹھونگا مارنا کہتے ہیں (ٹھونکا ہی غالباً اس کا اردو میں لفظ ہے) بہرحال انگلی سے اُلٹی کر کے اس نے یوں سر پہ ایک ٹھونکا لگایا۔ اس نے جو مڑ کے دیکھا کہ یہ کون ہے۔ سارا بازار ہنس پڑا۔ غصے میں آکے اس کو اتنا مارا کہ نیم بے ہوش کر دیا۔ جب مار بیٹھا تو اس نے کہا کہ پہلوان جی! آپ جتنا مرضی مار لیں مجھے اس ٹھونکے کا جو مزہ آگیا ہے وہ آپ کو نہیں آسکتا۔ اب یہ ہے تو لطیفہ مگر اس میں فطرت کا ایک گہرا اثر بیان ہوا ہے ایک شخص کو بظاہر ایک ٹھونکا لگتا ہے لیکن وہ ذلت محسوس کرتا ہے اس کے نتیجے میں اس قدر خفیف ہو جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ دنیا کی نظر میں میں بالکل ذلیل اور رُسوا ہو گیا ہوں تو دل کا ردِّ عمل ہے اس کے نتیجے میں وہ پھر بیرونی ردِّ عمل دکھاتا ہے۔ ہمیشہ حد سے بڑا ہوا ردِّ عمل ہوتا ہے اور اعتداء میں داخل ہو جاتا ہے سوائے ایسے آدمی کے جو تقویٰ کا حق ادا کرنے والا ہو"۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۳، نومبر ۱۹۹۰ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاع عام

صدیقی نیلام گھر ربوہ کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ صدیقی نیلام گھر کے نام سے جو کاروبار شروع کیا گیا تھا اب سے بند کر دیا گیا ہے۔ لہٰذا کسی صاحب کا لین دین ہو تو وہ ایک ہفتہ تک رابطہ کریں بعد میں ادارہ کسی قسم کا ذمہ دار نہ ہوگا

(خاکسار لطیف احمد شاہ ربوہ) پتہ ۱۴/۲ اقبال منزل دارالنصر غ.ب. ربوہ

مکان برائے فوری فروخت

ایک مکان واقع کالج روڈ۔ دارالبرکات ربوہ رقبہ ایک کنال۔ طرزِ تعمیر جدید: بجلی۔ پانی۔ سوئی گیس۔ ٹیلیفون کے کنکشن موجود۔

ــــ فوری فروخت مطلوب ہے ــــ

رابطہ کیلئے فون ربوہ ۵ ۸ ۴ فیصل آباد ۶۲۳۶۳۳

لندن جانے والوں کیلئے بے مثال رعایتی ٹکٹ

گذشتہ سال کی طرح امسال بھی لندن جانے والوں کے لئے بے مثال رعایتی ٹکٹ کا انتظام کیا گیا ہے۔ جن احباب نے ویزا حاصل کر لیا ہو وہ فوری رابطہ قائم کریں۔

۲۱ و ۲۲ و ۲۳ اور ۲۴ جون کو ربوہ اور دیگر علاقوں کے احباب ۱۴/۶ دارالرحمت وسطی پر خاکسار سے مل لیں۔ وہاں سیٹیں بک کرنے کا انتظام ہوگا۔ سیٹوں کی تعداد محدود ہے براہِ کرم تاخیر نہ کریں۔ مینجر: سید ظہیر احمد شاہ

ائیر ماسٹرز ایمپریس ہاؤس نزد ریگو ہیڈ کوارٹر ۲۸ ریگو روڈ لاہور ۲۱۲۸۶۱

گائے بھینس، گھوڑا

اور تمام جانوروں کے امراض مثلاً منہ کھر، زہرباد، سوزش پستان، فالج، ٹک، تھنوں میں نار وغیرہ پیدا ہونا، گل گھوٹو (خناق)، کنار، واہ چیچک وغیرہ کے لئے کیوریٹو ادویات مندرجہ ذیل سٹاکسٹس سے کمپنی کے مقررہ نرخ پر حاصل کریں۔ مزید تفصیل کے لئے ۳ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر لٹریچر **مفت** حاصل کریں۔

ڈرزی ڈاکٹرز **فری لٹریچر و سیمپلز** براہ راست کمپنی سے طلب کریں۔

لاہور: پاکستان میڈیکوز لوئر مال۔ **کراچی:** شہزاد میڈیکل سٹور۔ بھینس کالونی روڈ نمبر ۵ لانڈھی۔ **فیصل آباد:** میاں شادی میڈیسن گول امین پور بازار۔ **راولپنڈی:** جرمن ہومیو لیبارٹریز۔ بوہڑ بازار **ملتان:** زکریا میڈیکل سٹور۔ بیرون لوہاری گیٹ

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ ربوہ
لاہور ــــ کراچی
فون ۶۰۶ ــ ۶۰۷

خوشخبری ــــ لندن کا سفر

فضائی سفر کی تمام مشکلات کا حل انفرادی توجہ یا گروپ کی شکل میں تمام سہولتیں مہیا کی جائیں گے۔ دعویٰ نہیں کرتے! ہم نے پہلے بھی یہ خدمت انجام دی تھی اور آج بھی خدمت میں پیش پیش ہیں

تفصیلات اور بکنگ کیلئے

لطیف الرحمٰن صاحب سے ۳۰ جون تک رابطہ کریں

رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
[illegible] ۵۲
۳۲۵۶۲۰

GOVT
LICENCE NO. 1329
IATA

ملکی خبریں

○ وزیراعظم نے اراکین اسمبلی کی نگرانی میں تعمیر وطن پروگرام شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔ اس پروگرام پر عمل درآمد کرنے کے لئے تین وفاقی وزراء پر مشتمل کمیٹی قائم کی گئی ہے جو صوبائی وزرائے اعلیٰ سے بھی صلاح مشورہ کرے گی۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ میں عوامی مسائل حل کرنے میں مصروف ہوں۔ مجھے اہم قومی اور بین الاقوامی معاملات کا سامنا ہے۔ اپوزیشن کی باتوں کا جواب دینے کے لئے میرے پاس وقت نہیں ہے

○ وزیراعظم نے تیز گام کے حادثے میں ذمہ دار ریلوے کے گیارہ سینیئر افسروں کو معطل کر دیا ہے۔

○ قومی اسمبلی نے آئندہ سال کا وفاقی بجٹ منظور کر لیا ہے۔

○ جاپانیوں کو اغوا کرنے والے ڈاکو غلام رسول شیخ اور اس کے گروہ کا محاصرہ کر لیا گیا ہے۔ گیلو جنگل میں زبردست مقابلہ ساری رات جاری رہا۔

○ ائیر فورس کا ایک زیر تربیت الف سولہ فنی خرابی کی وجہ سے اٹک کے ایک گاؤں میں گر کر تباہ ہو گیا۔ پائلٹ سکواڈرن لیڈر رعنا جان بچانے میں کامیاب رہا تاہم ملبہ گرنے سے ایک بچی ہلاک اور ایک شخص زخمی ہو گیا۔

○ راوی کے کنارے ڈاکوؤں پولیس اور دریائیوں میں خونی مقابلہ ہوا۔ ایک ڈاکو مارا گیا ایک دریا میں ڈوب گیا تین گرفتار کر لئے گئے۔ ایک ڈاکو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ وزیر خزانہ مسٹر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ ملک میں بجلی وافر مقدار میں موجود ہے کہیں لوڈ شیڈنگ نہیں ہو رہی۔

سنہری موقع!

رہائشی مکان مشتمل بر چھ کمرہ جات برقبہ دس مرلہ طاہر آباد میں برلب سماہیوال روڈ برائے فروخت موجود ہے۔ میٹھے پانی و بجلی کی سہولت موجود ہے

ــــ رابطہ کے لئے ــــ

برکت اللہ علی (کارکن نظارت علیا) کوارٹر ۱۴۶ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

غیر ملکی خبریں

○ بھارت کے انتخابی نتائج کے ابتدائی اعلان کے مطابق ۱۷۰ نشستوں میں سے ۹۵ نشستیں کانگرس آئی نے جیت لی ہیں۔ اعداد و شمار کے مطابق دیگر حلقوں میں بھی کانگرس آئی کا پلہ بھاری ہے۔ کانگرس کے صدر مسٹر نرسیما راؤ نے امید ظاہر کی ہے کہ کانگرس حکومت بنانے کی اکثریت حاصل کرے گی۔

○ مقبوضہ کشمیر میں سری نگر کے علاقے میں حریت پسندوں نے ایک بھارتی چوکی پر حملہ کر دیا جس کے نتیجے میں چھ بھارتی فوجی اور تین حریت پسند شہید ہو گئے۔ بعض دیگر علاقوں سے بھی حریت پسندوں کی بھارتی فوجیوں سے جھڑپوں کی اطلاعات ملی ہیں۔

○ اس سال اندازہ لگایا گیا ہے کہ ۲۰ لاکھ سے زائد مسلمان حج اکبر ادا کریں گے۔

○ امریکہ کے صدر بش نے اس امکان کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شاید وہ ۱۹۹۲ء کے امریکی صدارتی انتخاب میں دوسری بار کھڑے نہ ہو سکیں اس کی وجہ امکانی طور پر ان کی ذاتی صحت اور خاندانی مجبوریاں بتائی جا رہی ہے۔

○ فلپائن میں آتش فشاں پہاڑ سے اگلنے والے لاوے سے متعدد عمارتیں پل اور مکانات تباہ ہو گئے ہیں کم از کم ۱۵ افراد کی ہلاکت کی خبر ملی ہے ۴۰ کلو میٹر کے علاقے کو خطرناک قرار دے دیا گیا ہے۔

○ ترکی کے وزیراعظم مسٹر یلدرم کو پارٹی قیادت سے برطرف کر دیا گیا ہے۔ ان کی جگہ سابق وزیر خارجہ مسٹر مسعود یلماس کو لیڈر چن لیا گیا ہے۔

○ خالصتانی سکھوں نے بھارتی پنجاب میں ریلوے اسٹیشنوں پر کھڑی ریل گاڑیوں پر اندھا دھند فائرنگ کر کے ۱۰۰ ہندوؤں کو ہلاک کر دیا۔ بے تعداد افراد زخمی ہوئے۔